تحریر

مجلہ زبان و ادب

جلد ۰۱ شمارہ ۰۱، ۲۰۲۳

Versatility of Languages in Nawa-e-Sajid

نوائے ساجد میں کثیر اللسانی کا جائزہ

Fiza Rauf
Lecturer, Ummah international college, Faisalabad
Correspondence: fizarauf42@gmail.com

Copyright: © 2023 by the authors.

This is an open-access article distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

Abstract

The original name of Sajid Warsalkavi was Fateh Muhammad Cheema. He is a lost poet of district Sialkot. He wrote many books. His known and prominent book of poetry was Nawa-e-Sajid. Nawa-e-Sajid is originally written in Urdu, but at the end of it, about eleven pages contain his Persian words. Apart from this, the second verse of Persian poems and the second line of many poems have been written in Persian in various, in addition to the use of Turkish, Arabic, and English words can also be seen in the book. Then most of his booklets have been printed in the Punjabi language i.e. due to his special familiarity with the Punjabi language, Punjabi words are also found in his writings.

Keywords: Nawa-e-Sajid, Poet, Sialkot, Urdu, Turkish, Persian, Punjabi

تحریر
مجلہ زبان و ادب
جلد ۱۰ شمارہ ۱، ۲۰۲۳ء

نوائے ساجد بنیادی طور پر اردو زبان میں لکھی گئی ہے مگر اس کے اختتام پر تقریباً گیارہ صفحات ان کے فارسی کلام پر مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ بھی نوائے ساجد میں مختلف غزلیات میں فارسی کے اشعار اور کئی اشعار کا دوسرا مصرع فارسی زبان میں لکھا گیا ہے اس کے علاوہ ترکی، عربی اور انگریزی کے بھی بیشتر الفاظ کا استعمال کتاب میں دیکھا جا سکتا ہے۔ پھر ان کے بیشتر کتابچے پنجابی زبان میں چھپ چکے ہیں یعنی پنجابی زبان سے بھی بطور خاص شناسائی کی وجہ سے کہیں کہیں پنجابی کے الفاظ بھی ان کی تحریر میں در آتے ہیں۔ ان کے کلام میں ڈھیروں مثالیں ایسی دیکھنے کو ملتی ہیں

میں خود ہیچ کس اور نا چیز ہوں
تری حمد کا میں کیا دم بھروں (۱)

اس شعر میں لفظ ہے "ہیچ کس" فارسی الاصل ہے اور یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ساجد فارسی سے لکھی آشنائی رکھتے تھے۔

تھا کن ایک آلہ جو تھا تیرے پاس
کناں ہوگئے کن سے سب جن وناس (۲)

اس شعر میں "کن" اور "کنان" کا استعمال عربی طرز تحریر کا حصہ ہے اور ماجد کے کلام میں ایسی بیشتر مثالیں موجود ہیں۔

مجھے کالی کملی کی ظِل کر عطا
مسائل مرے خود کو حل کر خدا ! (۳)

اس منظر میں "ظل" عربی الاصل ہے

تو دنیا کے جھنجھٹ سے مجھ کو چھڑا
یُلِ مصطفٰے یہ تو مجھ کو چلا (۴)

اس شعر میں، "یُلِ" ترکی زبان کا لفظ ہے جس کو انہوں حاشیہ میں بھی واضح کیا ہے کہ یہ ترکی زبان کا لفظ ہے۔ اور اس کے معنی راستہ یا نقشِ قدم وغیرہ ہے۔

بار تھا تعلیم کا اس پر ہوا گرمی کا زور
اس سے بڑھ کر نہ ہو گا، اے خدا افشار گور (۵)

تحریر
مجلہ زبان و ادب
جلد ۱۰ شمارہ ۱، ۲۰۲۳

اس شعر میں "افشار گور" کا لفظ در حقیقت ترکی زبان کا لفظ ہے یعنی ساجد ترکی زبان سے بھی شناسائی رکھتے ہیں۔

جال میں آئی ہے جاں جو سُن لیا چھٹیوں کا نام
توڑ دیتی ہے مسرت دفعتاً کلفتِ تمام (٦)

شعر میں "کلفت" عربی الاصل ہے جس کے معنی رنج اور تکلیف کے ہیں۔

راز آزادی ہے طوق یار کے اندر نہاں
ہر کے مے جوید زبیروں کوشش دے رائیگاں (٧)

اس شعر کا پہلا مصرع دیکھیں تو "طوق یار" فارسی الاصل ہے اور دوسرا مصرع مکمل فارسی زبان میں ہے اور فارسی کا بڑا واضح استعمال ملتا ہے۔

ہیں کہاں اب، تو بتا، تیری وہ نغمہ ریزیاں
عشق انبہ جو تھا تجھ کو، وہ بتا، اب ہے کہاں (٨)

شعر میں "انبہ" سنسکرت کا لفظ ہے اور یہ ایک نام کی حیثیت سے ہندی زبان میں شامل ہے۔ ساجد کی شاعری میں ہندی کے بھی بہت زیادہ اثرات ملتے ہیں

روش تجھ کو دنیا کی آتی پسند
دساتیر توڑے ہے جو خود بنا (٩)

اس شعر میں "دساتیر" عربی زبان کا لفظ ہے اور یہ لفظ دستور کی جمع ہے۔ لفظی مطلب "قانون" کے ہیں۔

مجھ کو دیتے ہیں جہاں میں گوشہ قفص میں جاء
ہے مگر حکم مجازی ساکن گلشن بباش (١٠)

اس شعر کے پہلے مصرع میں "گوشہ قفص" در حقیقت فارسی اور عربی زبان کے الفاظ کا مرکب ہے۔ یعنی وہ تجربہ کی حد تک دیکھا جائے تو ساجد نے اچھوتے تجربات کرنے کی سعی کی۔

نگارِ ہست و بود کو بغور دیکھ کے
نظر سے رخ یار کی پہچان کیا کر (١١)

تحریر
مجلہ زبان و ادب
جلد ۱۰ شمارہ ۱، ۲۰۲۳

اس شعر میں "نگار ہست و بود" کا لفظ فارسی الاصل ہے۔ جو ساجد کی فارسی شناسی کا بین ثبوت ہے۔

کس کو سناؤں میں یہاں اپنی حدیثِ غم
دنیا ہے جس کا نام وہ پنبہ بگوش ہے (۱۲)

اس شعر میں "پنبہ بگوش" فارسی الاصل ہے۔

ہر کام جب کہ ہوتا ہے فضل کریم سے
پھر کس لئے یہ آوائے کوش و بکوش ہے ؟ (۱۳)

اس شعر میں "آوائے کوش و بکوش" فارسی الاصل ہے یہ ترکیب انہوں نے ایسے ہی استعمال کی ہے۔

عارضِ سبزہ پر کیا ہوتے نہیں ؟
اشک جاری آنکھ سے روئے جگر (۱۴)

اس شعر میں "عارض" کا لفظ عربی زبان کا لفظ ہے۔

جو مغرب سے آئے تہی دست واپس
تو اللہ کے در پر پھر آنا پڑے گا (۱۵)

اس شعر میں "تہی دست" کا لفظ فارسی الاصل شامل کیا گیا ہے۔

توڑو مروڑوں ماٹو بنالو انہوں نے
گاڑی چلی تو روڑا اٹکا دیا انہوں نے (۱۶)

اس شعر میں "ماٹو" در حقیقت انگریزی کے لفظ motto کو موّرد کر کے لکھا گیا ہے۔ اور "توڑو مروڑو" در حقیقت انگریزی کے لفظ Divide and Rule کا ترجمہ ہے۔

کاتک اسوج میں یہ پک کر تیار ہو
ہو مور چھل جب سر پہ اس کی بہار ہو (۱۷)

اس شعر کے پہلے مصرع میں "کاتک اسوج" پنجابی زبان کے لفظ میں جو کہ مہینوں کے نام میں اور دوسرے مصرع میں "مور چھل" سنسکرت کا لفظ ہے جو مور پنکھ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

تحریر
مجلہ زبان وادب
جلد۱۰شمارہ۰۱، ۲۰۲۳

مصرف بھی اس رسی کا بڑا آسان ہے
ہونا بڑا ہی سستا منج کا وان ہے (۱۸)

اس شعر میں "منج کا وان" پنجابی زبان کے الفاظ ہیں۔ یہ ایک خاص قسم کے بان کو کہا جاتا ہے جو سر کنڈے پر سے اترنے والی چھال سے بنتا ہے۔

بنتے ہیں نالہ تیلی سے بٹتے ہیں پونیاں
خانہ کماں کے گھر کی کھیریں ہیں تیلیاں(۱۹)

اس شعر میں "پونیاں" پنجابی الاصل ہے یہ روٹی کو تیلی مشکل میں بٹ کر بنائی جاتی ہیں۔

بھوری تومر گئی ہے تھی بھینس وہ پیاری
اللہ سے مانگتا ہوں میں بھینس اک لویری (۲۰)

اس شعر میں "لویری" سے مراد دودھ دینے والا جانور ہے یہ وضاحت وہ کتاب میں ہی حاشیہ میں بھی دیتے ہیں "لویری" در حقیقت پنجابی زبان کا لفظ ہے

پیروں کے معتقد تھے، تعویز زیب تن تھے
پر اب کیا کریں ہم ؟ نکلا ہے پیر چوٹا (۲۱)

اس شعر میں "چوٹا" در حقیقت انگریزی کا لفظ بامعنی چور کے آیا ہے یہ ہندی زبان کا لفظ ہے جسے اردو میں شامل کیا گیا ہے۔

آسودگی میں ہر دم اڑتی ہیں شرابیں
جب تنگ دستی آئی بند ہو گیا سب کوٹا (۲۲)

اس شعر میں "کوٹا" در حقیقت انگریزی کے لفظ Quota کی مؤرد شدہ شکل ہے۔

وہ پچھلے جنگ کے ساماں پڑے میں جو کہ نسیاں میں
ہوئے ہیں زنگ آلودہ نہیں ان کی رہی اب شو (۲۳)

اس شعر میں "شو" کا لفظ انگریزی کا ہے اور "show" کی تارید سے اردو میں آیا ہے۔

انہی کی کامرانی ہے انہی کی ہے جہاں رانی

تحریر
مجلہ زبان وادب
جلد۱۰ شمارہ۱، ۲۰۲۳

انھی کی ہے جہاں دانی ، مریں وہ دیکھ مسٹر چو(۲۴)

اس شعر میں انہوں نے انگریزی کے ایک نام کو ویسا ہی شامل کر دیا ہے

سارا جہاں دھوکا مشکل سے ہی بچو گے
گر کھل گئے کسی سے فوراً پلائے مل ! (۲۵)

اس شعر میں "مُل" کا لفظ فارسی الاصل ہے اور اس کے معنی "انگوری شراب" کے ہیں۔ یہ ساجد کی فارسی دانی کا بین ثبوت ہے۔

بچنا ذرا سنبھل کر خطرہ ہے ہر قدم پر
دل کش بڑی ہے دنیا پھنسو نہ ، یہ ہے شل (۲۶)

یہاں "شل" سے مراد در حقیقت "دلدل" ہے یہ بھی فارسی زبان کا لفظ ہے۔

میں کہ رہا ہوں تم سے سدا یہ رہیں گے
استاد کا یہ ڈنڈا اور والدہ کی بُل(۲۷)

شعر میں "بُل" سے مراد گود ہے

یہ شعر و سخن تو ہے رحمت خدا کی
سلیقہ نہیں مجھ کو فنیا گری کا (۲۸)

یہ شعر دوسرے مصرع سے دیکھا جائے تو "فنیا گری" کا لفظ فارسی الاصل ہے اور اس سے مراد "گانے بجانے" والے کے ہیں۔

تحریر
مجلہ زبان و ادب
جلد۱۰ شمارہ۰۱، ۲۰۲۳

حوالہ جات

۱. ساجد ور سالکوی: "نوائے ساجد"، ص۱۱۱
۲. ایضاً، ص۱۴
۳. ایضاً، ص۱۴
۴. ایضاً، ص۱۶
۵. ایضاً، ص۱۷
۶. ایضاً، ص۲۲
۷. ایضاً، ص۲۵
۸. ایضاً، ص۳۱
۹. ایضاً، ص۳۳
۱۰. ایضاً، ص
۱۱. ایضاً، ص۳۴
۱۲. ایضاً، ص۳۵
۱۳. ایضاً، ص۹۷
۱۴. ایضاً، ص۴۵
۱۵. ایضاً، ص۴۶
۱۶. ایضاً، ص۴۷
۱۷. ایضاً، ص۵۳
۱۸. ایضاً، ص۵۷
۱۹. ایضاً، ص۵۸
۲۰. ایضاً، ص۶۵

تحریر
مجلہ زبان و ادب
جلد ۰۱ شمارہ ۰۱، ۲۰۲۳

۲۱. ایضاً، ص ۶۵

۲۲. ایضاً، ص ۸۷

۲۳. ایضاً

۲۴. ایضاً

۲۵. ایضاً، ص ۸۴

۲۶. ایضاً، ص ۲۱

۲۷. ایضاً، ص ۱۷

۲۸۔ ایضاً، ص ۱۹